سوال

(470) حمل کی وجہ سے چھوڑے روزوں کی قضا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک خاتون کو گزشتہ رمضان میں حمل کے باعث اپنے اکیس روزے چھوڑنے پڑگئے، اوراب دوسرا رمضان آگیا ہے مگر یہ اپنے سابقہ روزوں کی قضا نہیں دے سکی ہے، تواب اس کے ذمے ان دنوں کے روزوں کی قضا ہوگی یا قضا کے ساتھ کفارہ بھی دینا ہوگا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس عورت کے ذمے صرف ان روزوں کی قضا دینا ہے، کیونکہ یہ حمل کے باعث معذور تھی۔ اور ظاہر ہے کہ اس کے ہاں رمضان کے بعد ہی ولادت ہوئی ہوگی۔ اور ایسی عورتیں جو حمل سے ہوں یا بچے کو دودھ پلا رہی ہوں، انہیں روزہ چھوڑدینے کی رخصت ہے، جیسے کہ مسند احمد اور سنن میں روایت ہے، صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کو آدھی نماز اور حمل والی اور دودھ پلانے والی کو روزے کی رخصت دی ہے۔'' (سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب اختیار الفطر، حدیث: 2408 وسنن الترمذی، کتاب الصوم، باب الرخصة فی الافطار للحبلی والمرضع، حدیث: 715 ومسند احمد بن حنبل: 247/4، حدیث: 19069)

اور اگر ہم یہ فرض کرلیں کہ اس عورت نے عذر شرعی کے بغیر روزے چھوڑے حتیٰ کہ دوسرا رمضان آگیا تو جمہور کے نزدیک اسے ان ایام کے قضا کے ساتھ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلانا بھی واجب ہے، یہ قصور کوئی مرد کرے یا عورت، سب کے لیے یہی حکم ہے۔ مگر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور اہل ظاہر کہتے ہیں کہ اگر اس پر اگلا رمضان آجائے اور پچھلے رمضان کے روزے نہ رکھے ہوں تو یہ اللہ کی نافرمانی ہے۔ اسے چاہیئے کہ اللہ سے توبہ کرے، اپنے گناہ کی معافی مانگے اور ان ایام کی قضا دے۔ ان دنوں کے بدلے مسکینوں کو کھانا کھلانا وغیرہ واجب نہیں۔ اس طرح کھانا لازم کرنا ایک مالی جرمانہ ہے، جس کے لیے صریح نص یا اجماع ہونا چاہیئے، حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

''کسی مسلمان کے لیے دوسرے مسلمان کا خون، مال اور عزت حرام ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والاداب، باب تحریم ظلم المسلم، حدیث: 2564 وسنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی الغیبة، حدیث: 2882)

اور فرمایا:

''کسی مسلمان کے لیے دوسرے مسلمان کا وہی مال حلال ہے جو وہ اپنے دل کی خوشی سے دے۔''

الغرض کھانا کھلانے کو لازم کرنا اس کی کوئی دلیل نص یا اجماع سے ثابت نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 363

محدث فتویٰ